بفیض روحانی: حضور قطبِ رائچور مخدوم
حضرت سید شاہ احمد شمسِ عالم حسینی قدس سرہٗ
المتوفیٰ ۸۹۲ھ

تذکرۂ حیاتِ صوفیؒ

سرکار شیخ المشائخ حضرت علامہ
سید شاہ چندا حسینی صوفی اشرفی رحمۃ اللہ علیہ
سجادہ نشین ۱۵ خانقاہِ شمسیہ رائچور کی
مختصر سوانح عمری

اشاعت: بموقع ۴۱ واں یوم وصال ۱۴۴۳ھ مطابق ۲۰۲۲ء

از: سید تمیم اشرف حسینی
نبیرۂ سرکار شیخ المشائخ رحمۃ اللہ علیہ و بانی شمسیہ نیٹورک رائچور

أعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم

احمدہٗ و اصلی و اسلم علیٰ رسولہ الکریم اما بعد

اہلسنت و جماعت کے فاضل و مفضول ہونے میں خدائے تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ" اے لوگو ہم نے تمہیں ایک مرد ایک عورت سے پیدا کیا اور تم میں شاخیں اور قبیلے کیا تا کہ تم پہچان رکھو، بیشک تم میں بزرگ وہی ہے جو تم میں زیادہ پرہیز گار ہے۔ اُمت میں اولیائے کرام کے بعد فضلِ و مرتبہ فقہاء کرام کو حاصل ہے پھر محدثین عظام کو (آداب المریدینِ) محدثینِ کرام کے بعد صاحبان فضل و مرتبہ اہلسنت و جماعت کے علماء ہیں (ا)۔ یہی وہ علماء کرام ہیں جو پاسبان شریعت ہوا کرتے ہیں اس لئے کہ شریعت مطہرہ کی اشاعت اور باطل کے ظلمت کدہ میں ہدایت کے چراغ روشن کرنا اور دشمنان دین جملہ ملحدین کی سرکوبی کا سہرہ اُنہیں کے مبارک سروں پر ہے۔

اِسی لئے بستان فقیہ ابواللیث رحمتہ اللہ علیہ میں ارشاد ہوا کہ خدا اور رسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے علماء کو اُن کے غیر (جھلا) پر فضیلت دی ہے۔

انہیں اسلاف کرام میں سے ایک ایسی مقدس ہستی بھی ہے جس نے رائچور ہی نہیں بلکہ دکن کی سرزمین کو مسلک اہلسنت سے رونق بخشی اور مسلک اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت رحمتہ اللہ علیہ کو لوگوں کے کانوں تک پہنچایا اور جس نے دین وسنت کے ہر سو رائچور اور اس کے نواح میں جھنڈے لہرا دیئے۔" وہ ہیں سرکار شیخ المشائخ حضرت علامہ سید شاہ چندا حسینی صوفی اشرفی علیہ الرحمۃ والرضوان سجادہ نشین آستانہ عالیہ شمسیہ رائچور"۔

(ا) جب تک کہ وہ دنیا کی طرف مائل نہ ہوں

سجادہ نشین ۱۵

حضرت سید شاہ چندا حُسینی صوفی رحمۃ اللہ علیہ

ولادت باسعادت: ۲۱، شعبان المعظم ۱۳۳۱ھ

نام ونسب: آپ کا اسم شریف سید چندا حسینی ہے اور کنیت ابو محمد، میدانِ شاعری میں اپنا تخلص صوفی کہا کرتے تھے۔ آپ کا سلسلہ نسب (۱۴) واسطوں سے قطب گوگی شریف مخدوم حضرت سید شاہ جلال الدین چندا حسینی قدس سرہ کو پہونچتا ہے۔

بیعت وخلافت: آپ کو اپنے والد ماجد حضرت سید شاہ شمس عالم حسینی ثانی رحمتہ اللہ علیہ سجادہ نشین ۱۳ آستانہ عالیہ شمسیہ رائچور (فارغ التحصیل دار العلوم شمس الامراء حیدر آباد) سے بیعت وخلافت حاصل ہے۔ آپ کا سلسلہ خلافت (۱۷) واسطوں سے محبوب یزدانی مخدوم سلطان اشرف جہانگیر سمنانی رضی اللہ عنہ کو پہنچتا ہے۔

حُلیہ مبارکہ:

قد : میانہ

رنگت : گندمی

صورت : نورانی اور پُر جلال

چہرہ : گول، منور

پیشانی : گشادہ

آنکھیں : سیاہ چمکیلی

ناک : بلند متوسط

کان : متناسب

ہاتھ : لمبے (جود وسخا والے)

کلائیاں : متوسط

انگلیاں : موزوں، ہمیشہ سیف قلم لئے ہوئے دشمنان دین وملت کے مقابلہ میں تیار

سینہ : کشادہ (علم کی فضلیت سے لبریز)

بدن : متوسط

لباس:

عمامہ : کاہو (چشتیہ) کا رنگ

ٹوپی :سفید

کُرتا :عموماً سفید

پاجامہ :دوہرا

شیروانی : گھٹنے سے قدرے نیچے

لباس :بہت ہی زیادہ سادہ

معمولات:

آپ ۲۴ گھنٹوں میں صرف ۳ سے ۴ گھنٹے آرام فرماتے تھے۔ باقی تمام وقت کتب بینی، تالیفات کے کام، درگاہ شریف کا انتظام اور دیگر دینی خدمات میں صرف فرماتے تھے۔

ولادت مبارک

آپ کی ولادت باسعادت ۲۱ شعبان المعظم ۱۳۳۱ھ کو دکن کے مشہور علمی وروحانی خاندان میں گوگی شریف میں ہوئی۔ آپ اپنے برادر اکبر حضرت سید احمد حسینی صاحب کے انتقال فرمانے پر ۱۳۵۲ھ میں اپنے خاندانی دینی وصایا اور اپنے والد ماجد حضرت سید شاہ شمس عالم حسینی ثانی رحمتہ اللہ علیہ کی خلافت سے آستانہ عالیہ شمسیہ رائچور کے پندرھویں سجادہ نشین مقرر ہوئے۔ خاندانی تبرکات، مخطوطات اور بلا شرکت غیرے آستانہ عالیہ شمسیہ رائچور کی تولیت اور اس کا انتظام اور اختیار جو سلسلہ بہ سلسلہ سجادہ نشین اول حضرت سید شاہ علی حسینی قدس سرہٗ سے چلا آرہا تھا، اُن کی نگرانی پر فائز ہوئے اور حکومت نظام نے ۱۳۵۴ھ میں آپکی سجادگی و وراثت منظور کی جس میں حکومت نظام کے رائچور کے اول تعلقدار غلام غوث خاں غوث یار جنگ نے یہ تحریر کیا کہ حضرت صاحب سجادہ کے علم و فضل سے میں شخصی طور پر واقف ہوں۔ آپ کے عہد سجادگی کے ابتدائی ایام میں آصفجاہ سابع نظام حیدرآباد میر عثمان علی خان نے آستانہ میں حاضری دی۔

علاقہ دکن اسلام کا مضبوط حصن

علاقہ دکن کو آج مدینۃ الاولیاء کہا جاتا ہے کہ یہاں آٹھویں صدی ہجری کے آوائل میں کثرت سے اولیائے کرام اس سرزمین پر دین برحق کی ترویج و اشاعت کی خاطر تشریف لائے۔ اس حقیقت سے کسی کو انکار نہیں کہ اُنہی اولیائے کرام نے علاقہ دکن میں اسلام کا لوا بلند و بالا فرمایا۔ اور پھر اُنکے وصال فرما جانے کے بعد اُن کی اولاد اور اُن کے نائبین نے اس فریضہ کو اپنا نصب العین جان کر جاری رکھا اور اسلام کی کرنیں ہر سو پھیلائیں۔ اور آج اُنہی اولیائے کرام کے مکانات کفری و دنی گھروں میں بدل گئے، اِس کی تشریح کرتا ہوں اولیائے کرام کے بعد اُن کی اولاد میں چند پُشتوں کے بعد زہد کی ریاضتوں کا سلسلہ بند ہو جانے سے اُن میں صاحبانِ نفس مطمئنہ و زکیہ ختم ہو گئے اور اُن میں صرف صاحبانِ نفس ملہمہ رہ گئے اس کا سلسلہ بھی چند پشتوں کے بعد ختم ہو گیا اور اُن میں نفس لوامہ والے رہ گئے اور پھر چودھویں صدی میں اُن میں امارہ والوں کی پیدائش شروع ہوئی اور وہ امارگی میں قسی (سخت) بن جانے سے نفس کے تزکیئے ہی کے مخالف بن گئے اس سے ان کے مکانات کفری مکانات بن گئے اور انہی مکانات سے دکن میں وہابیت، نیچریت اور مباحیت جیسی بدمذہبیت پھیلنے لگی۔ علاقہ دکن جو کہ اسلام کا مضبوط حصن ہوا کرتا تھا چودھویں صدی ہجری میں گمراہیت و مباحیت کا گڑھ

کہلانے لگا، ایسے وقت میں صحیح العقیدہ سنی مسلمان پریشان ہو گئے اور دعا کرنے لگے کہ مولیٰ! اِس سرزمین دکن میں اسلام وسنیت کو مٹانے کی سازش و پروپگنڈا بنایا جارہا ہے، مولیٰ! ہم میں سے کوئی تو ایسا پیدا ہو جائے جو ان و ہمچریوں کا رد و ابطال کرے۔ الغرض، اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان صحیح العقیدہ سنی مسلمانوں کی دعا قبول کرلی اور پھر سے خانوادۂ شمسیہ پر اپنا فضل و کرم فرمایا اور اِسی خانوادہ میں ایک اور عبقری شخصیت بشکل حضرت سید شاہ چندا حُسینی صوفی رحمۃ اللہ علیہ تولد ہوئی۔

دکن میں تاریخی دور کا آغاز

آپ کی ولادت کے بعد آپ کے والد ماجد و مرشد برحق حضرت سید شاہ شمس عالم حسینی ثانی رحمتہ اللہ علیہ نے آپ کو اپنے قرب خاص میں رکھا اور اپنی خانقاہ ہی میں آپ کی تعلیم و تربیت فرمائی، حضرت سید شاہ چندا حسینی صوفی اشرفی رحمتہ اللہ علیہ نے کم عمری ہی میں کئی علوم و فنون میں بے مثال مہارات حاصل کر لی اور اپنے والد ماجد اور برادر اکبر کے وصال فرما جانے کے بعد حضور قطب رائچور قدس سرہٗ کے مسند جلیلہ پر فائز ہو گئے۔ چونکہ آپ علاقہ دکن میں فارسی و عربی کے بہت بڑے عالم و فاضل تھے بچپن ہی میں اعلیٰ حضرت مجدد دین و ملت رحمتہ اللہ علیہ کی عقیدت و محبت دل میں بیٹھ چکی تھی، ہوش سنبھالتے ہی اپنے والد ماجد و مرشد برحق کی زبان سے اعلیٰ حضرت کی تصانیف و تعلیمات کو سنا، لہٰذہ مسلکِ اعلیٰ حضرت کو عین صراط مستقیم جان کر مسندِ سجادگی پر فائز ہوتے ہی احقاقِ حق اور ابطالِ باطل کا کام شروع کیا اور اس قدر تیزی سے اشاعتِ حق کا کام جاری کیا کہ گمراہ اور بے دینوں کے دل دہلنے لگ گئے اور وہمچریوں کی گمراہیت کے خلاف آواز اٹھانے پر آپ پر ہر طرح کے ظلم ڈھانے لگے زندگی تنگ کرنی شروع کر دی۔

سجادگانِ شمسیہ

سجادگانِ شمسیہ میں سجادہ نشین اول (برادرزادہ حضور قطب رائچور قدس سرہٗ) حضرت سید شاہ علی حسینی قدس سرہٗ سے لے کر سجادہ نشین ہفتم تک ولایت کا سلسلہ جاری رہا۔ یعنی ان سات سجادہ نشینوں میں ہر ایک سجادہ نشین ولایت کا ماہتاب تھا۔ اور سجادہ نشین ہشتم سے آپ کی ذات گرامی تک ہر ایک سجادہ نشین تاجدار علم رہا۔ بہر حال حضور قطبِ رائچور قدس سرہٗ کے ہر سجادہ نشین کو خدائے تعالیٰ نے علم کی فضیلت عطا فرمائی ہے۔

آپ حضور قطبِ رائچور کے اویسی شاگرد تھے۔ اِس کے علاوہ حضور قطبِ رائچور قدس سرہٗ سے آپ کو جو عشق و محبت تھی وہ ضبط تحریر سے باہر ہے۔

اسی عشق و محبت کی سرشاری ہی کی بناء پر آپ حضور قطبِ رائچور قدس سرہٗ کے مزار پر انوار پر ایک خوبصورت گنبد یادگار چھوڑ گئے ہیں۔ آپ منصب سجادگی پر رونق افروز ہوتے ہی تعمیر درگاہ کے کام کا آغاز فرمادیا، چنانچہ ۱۳۶۸ ھجری میں آپ نے اپنے مرتب کردہ نقشہ کے مطابق ایک خوبصورت گنبد مبارکہ تعمیر فرمائی جو اپنی مثال آپ ہے، اسکے بعد آپ نے ۱۳۷۶ ھجری میں ایک خوبصورت چوکھنڈی مبارکہ تعمیر فرمائی۔ اور اسکے بعد آپ نے بارگاہ عالیہ کے تعمیری سلسلہ کو تادم حیات جاری رکھا۔

بہر حال خاندانِ شمسیہ میں آپ کو وہ فضیلت حاصل تھی جس کا بیان ضبط تحریر سے باہر ہے۔ (کشف الستور عن الانابۃ والنذور)

آپ کی ذات گرامی تصلب دینی کے آئینہ میں

آپ کی ذات گرامی کا سوانحی خاکہ یہ ہے کہ بارگاہِ اعلیٰ حضرت عظیم البرکۃ مجدد دین وملت رحمتہ اللہ علیہ میں عرض کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں۔

صوفیٔ خستہ نہیں ان کا نہ ہیں وہ اُس کے
جو ہیں ابنائے زماں پیارے رضا تیرے بعد

یہ شعر آپ کی مکمل سوانح حیات تھی خود آپ ہی کی زبانی۔ آپ اپنے مسلک کی حفاظت کی خاطر آبادیوں میں بھرے ہوئے سنیت کے دعویداروں سے ان کے وہمچریت کی بناء پر اور مباحی مشائخین سے اُن کی مباحیت کی بناء پر ان سے دور و نفور رہتے تھے۔ حضرت سید شاہ چندا حُسینی رحمتہ اللہ علیہ کا اپنے مسلک کی حفاظت کی خاطر اہل باطل سے دور رہنے کی ہی بناء پر ہر وہمچری آپ کے درپے آزار رہے، جو ان وہمچریوں کے اسلام وسنیت کے دشمن ہونے کا کھلا ثبوت ہے۔ مگر آپ ان وہمچریوں کی دشمنی اور درپے آزاری کو اپنے لئے موجب سعادت سمجھتے تھے۔

نفرتِ خفاشگاں باشد دلیل　　　که منم خورشید تابانِ جلیل

آپ کو اگر تصلب کے آئینہ میں دیکھنا ہو تو حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہٗ کا یہ ارشاد مبارکہ ملاحظہ کیجیئے۔

خدا ورسول جل جلالہ وصلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کو اپنا دشمن سمجھنا چاہیئے۔ ان کے ذلت وخواری میں حتی الامکان کوشش کرنی چاہیے۔ ان کو کسی بھی طریقہ سے عزت نہ دیں۔ شدت وغلظت سے ان سے پیش آئیں کہ ان کے بغیر وہ ضرورت

پوری نہ ہوتی ہو تو قضائے حاجت انسانی کے رنگ میں اضطراراً ان سے ملیں، مگر دل میں نفرت ضرور ہو (مکتوبات دفتر اول مکتوب ۱۶۵)

آپ کی ذات گرامی اس ارشاد مبارکہ پر پوری پوری طرح عامل تھی۔

بہر حال آپ کی شخصیت تصلب دینی اور اعدائے دین پر قہر و جلال میں اس زمانہ میں تو منفرد تھی۔

آپ کی ذات گرامی طریقت کے آئینہ میں

آپ کی طریقت آپ کے اس ارشاد مبارکہ پر مبنی تھی

گر تراا اسلام باید از ذمائم دور شو   دشمن اسلام آمد نفس سرکش صوفیا

یعنی ہم عوام اہلسنت کی رسمی طریقت اور بیعت وخلافت اسی لئے ہے کہ ہم اخلاق ذمیمہ نفسانیہ کو ترک کر کے اخلاق حمیدۂ اسلامیہ اختیار کریں اور اپنی بیعت کو رسمی وتبرکی بیعت گمان کریں ۔کیونکہ ارادتی بیعت اولیاء کرام کی بیعت ہے۔

مریدی عقد توبہ بستن آمد   ز اخلاقِ ذمیمہ رستن آمد

حضور والا نے یہی تعلیم دی ہے کہ نفسانی ذمائم کو ترک کر کے اخلاق حمیدہ اختیار کرنے کا نام طریقت ہے۔

القول الجمیل میں شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رسمی بیعت میں مرشد کا عالم ہونا شرط ہے۔ وہ اس لئے کہ اس بیعت کی غرض مشروعات کا حکم دینا اور منکرات سے روکنا اور ذمائم کے خلاف حمائد پر مرید کو لانا ہے۔

(مباحی مشائخین کی جہالت کی وجہ سے ان کی رسمی بیعت وخلافت ہی باطل ہے)

حضرت سید شاہ چندا حُسینی صوفی رحمتہ اللہ علیہ سجادہ نشین آستانہ عالیہ شمسیہ رائچور نے اپنی طریقت کو رسمی وتبرکی ہی فرمایا، اور اپنی رسمی وتبرکی بیعت میں داخلہ کے لئے ایک نصاب مرتب فرمایا ہے۔ اس نصاب کا نام ہے۔ "اشرف الاخلاق" جب اس نصاب میں جو پورا اُترے گا وہ رسمی وتبرکی بیعت کا اہل ہوگا۔

آپ کی ذاتِ گرامی تالیفات کے آئینہ میں

آپ نے اپنی عمر کے ۸ اویں سال ہی سے دین کی خدمت میں قلم کے استعمال کا آغاز فرمادیا۔آپ کی تالیفات میں شمس العقائد نمایاں حیثیت رکھتی ہے جبکہ آپ نے عقائد کے باب میں ایک بیش بہا ذخیرہ اہلسنت کیلئے اس کتاب میں فراہم فرمایا جب وہ کتاب منظر عام پر آئی تو علمائے کرام نے اس کو قدر کی نگاہوں سے دیکھا۔

اس کتاب میں آپ نے قطب دکن خواجہ بندہ نواز قدس سرہٗ کے صاحبزادۂ اکبر حضرت سید شاہ اکبر حسینی قدس سرہٗ کی مبارک تالیف ”کتاب العقائد“ کا اُردو ترجمہ اور تشریح فرمائی ہے۔بہرحال وہ کتاب علم و ہدایت کا مخزن ہے۔ہر فرقہ کی تردید آپ نے اپنے قلم مبارک سے فرمائی،اور خصوصاً وہابیہ اور مباحیہ مدعیان طریقت اور نیچریہ صلح کلیہ کو جھنجوڑ کر رکھ دیا اور اپنے قلم مبارک سے ان میں کھلبلی مچادی۔آپ کا تصلب معلوم کرنا ہو تو آپ کی تالیفہ تزکیۃ الفواد مرآۃ مباحیۃ اور الاستقامۃ ملاحظہ کیجیئے۔

بہرحال آپ نے شریعت مطہرہ کی جو خدمت فرمائی ہے اس کا اندازہ آپ کی تالیفات کے دیکھنے ہی سے ہوتا ہے۔

آپ کے ۱۲۵ سے زائد تالیف کردہ کتابوں میں سے چند یہ ہیں:

١ مرآة الحقیقة

٢ حیات بحری (قدس سرہ)

٣ القول الصفانی محک الصواب والخطا

۴ سواطع الانوار فی حکم تقبیل المزار

۵ روض الازھار فی مدارج شمس الابرار

٦ مطالع البدور فی زیارة القبور

٧ سیف سنت در ردِ جواہر خلافت

٨ الدر المنثور فی کشف مکائد اہل الزور

٩ شمس العقائد فی ترجمۂ کتاب العقائد

١٠ شمس الاصول فی شرح علم الاصول

١١ ترجمہ کلماتِ قدسیہ

١٢ شفاء الصدور فی احکام النذور

١٣ شمس الانوار فی احکام استخلاف الاخیار

۴۲ الفائحہ فی البیعۃ الخلافۃ

۴۳ الدلائل الشرعیہ فی تردید الجماعۃ الاسلامیہ

۴۴ القول الظاہر فی اقسام المجاور

۴۵ احکام صحبت واختلاط

۴۶ حقانیت سنیت از آثارِ قیامت

۴۷ ابطال ولایت مباحی از ارشاد امام ربانی

۴۸ قمر الانساب

۴۹ تاج العروس فی اقسام النفوس

غیر مطبوعہ کتب

۱) روضۃ النجاح والسرور

۲) عیون المسائل ترجمۃ سبع سنابل

۳) سبیل الہدایات فی شرح خوارق العادات

۴) درس مثنوی

۵) بلالین ترجمہ جلالین

۶) ترجمہ رسالہ نذور بزرگاں

۷) تلبیسات صدر الافاضل

۸) مدارج التوحید

۹) قطرات اشک

۱۰) تحفۃ العقبیٰ

۱۱) چمنستانِ ہدایت

۱۲) علمائے دنیا کے کرتوت

۱۳) آب زجاج در حلق سوراج

۱۴) تنویر الایقان ترجمہ تکمیل الایمان

۱۵) القول التجلی در ردِ توحید الاباحی

۱۶) تحریر ضروری در ردِ وہابی

۱۷) انوار الرسالۃ

۱۸) کشف الاستار عن شرور الاشرار

حضور قطب رانچور مخدوم حضرت سید شاہ احمد شمس عالم حسینی قدس سرہ سے والہانہ عقیدت

حضور قطب رانچور قدس سرہ سے اس طرح عقیدت ومحبت اور آپ کی عظمت وشان پر قربانی وایثار کا جذبہ شاید ہی کہیں نظر آئے اپنے آقائے ولی نعمت کی بارگاہ کو باغ و بہار بنانے میں کوئی لمحہ نہیں چھوڑا۔ دنیا میں اپنی عزت، نیکنامی اور شہرت کی وجہ بتاتے ہوئے اپنے آقا حضور قطب رانچور کی بارگاہ میں یوں ارشاد فرماتے ہیں:۔ ؎

میں ہوں سجادہ نشین شہِ والاصوفی

جس کے باعث ہے میسر ہوئی مجھ کو عزت

حضور قطبِ رانچور قدس سرہ کی شانِ ولایت اور مقامِ قطبیت کو لوگوں کے دلوں میں جاگزیں کرنا اور صاحب مزار قدس سرہ کے فیوض و برکات کیطرف عقیدتمندوں کے قلوب کو مرکوز کرنا ہی شب و روز آپ کا محبوب مشغلہ تھا۔ عقیدتمندوں اور مریدین کی کوئی ایسی محفل نہیں ہوتی جس میں مخدوم کچھوچھ حضرت سید شاہ اشرف جہانگیر سمنانی، قطبِ گوگی شریف اور قطب رانچور قدست اسرارہم کی روحانی عظمتوں اور کرامتوں کا تذکرہ نہ کیا ہو اور وہ بھی ایسا تذکرہ کہ حاضرین عقیدت مندوں کی آنکھیں اشک بار ہو جاتیں۔ اپنے آقا سے اتنا والہانہ جذبۂ غلامی کہ حضرت قطب گوگی

شریف اور حضرت قطب رائچور اور خاندان کے دیگر بزرگان دین کی کراحتوں اور خاندانی مخطوطات کو پڑھ کر گھنٹوں روتے رہتے۔

اپنے سلسلہ کا کوئی مرید اور عقیدتمند آپ سے اگر اظہار عقیدت کرے تو آپ بھی خوش نہیں ہوتے بلکہ کسی عقیدتمند کی عقیدت جتنی حضور قطب رائچور سے زیادہ ہوتی اتنا ہی اسکو اپنے قریب کرتے۔ اپنی کتاب ”الاستقامۃ“ میں فرماتے ہیں کہ ”جو کوئی سنی صحیح العقیدہ اپنے عقائد کی حفاظت کرے اور وہابیوں دیوبندیوں نیچریوں اور مباحیوں سے دل میں اجتناب رکھے اور حضور قطب رائچور قدس سرہ کے سجادگان کرام سے عقیدتمندانہ رابطہ رکھے اور کسی وجہ سے میری مریدی میں شامل نہ ہو سکے تو اسکی اس عقیدتمندی پر میں حشر میں اُسے حضور قطب رائچور قدس سرہ کے مریدوں میں شمار کروں گا۔

خراج عقیدت

حضور قطب رائچور مخدوم حضرت سید شاہ شمس عالم حسینی قدس سرہٗ کی بارگاہ ولایت و قطبیت میں آپ کے یہ اشعار آپ کے جذبہ وارفتگی و غلامی اور صاحب مزار سے والہانہ عقیدت کا ثبوت دیتے ہیں۔

بخرقِ عادت از حکمِ الٰہی — کہ نافذ شد نظامِ شمس عالم

یعنی آپ کی کرامات اور خرق عادات سے حکم الٰہی کے ذریعہ حضور قطب رائچور قدس سرہٗ کی حکومت اور آپ کا تصرف رائچور پر نافذ اور قائم ہے۔ یہ شعر حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کے اس ارشاد مبارکہ کی روشنی میں ہے کہ اقطاب کرام اپنی قطبیت کے علاقے میں تصرف کرنے میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے مختار ہیں اور اقطاب کرام اپنے مقام ولایت کے حاکم ہیں۔

(فتوح الغیب)

دریں ملکِ دکن از فضل داور — کہ مشہور است نامِ شمس عالم

یعنی اس علاقہ دکن میں اللہ تعالیٰ کا ایسا فضل و کرم ہے کہ اس پورے علاقے میں حضور قطب رائچور قدس سرہٗ کا نام نامی اسم گرامی مشہور و معروف ہے اور آپ کی بارگاہ کے فیوض و برکات سے سبھی خاص و عام فیضیاب ہیں۔

کہ دین تو شود محفوظ ہر آں — بشو از دل غلامِ شمس عالم

یعنی اپنے دین اور اپنی آخرت کی حفاظت اور سلامتی کے لئے ضروری ہے کہ رائچور شریف میں ہر عقیدت منداپنے قطب اور اپنے روحانی شہنشاہ کی غلامی دل و جان سے اختیار کرے اسی میں آخرت کی نجات ہے۔ حضور قطب رائچور قدس سرہٗ شہر رائچور کے اولین داعیٔ اسلام کی حیثیت سے اپنی کرامات اور خرق عادات سے اس علاقے میں جو اشاعت اسلام کا فریضہ انجام دیا اس حقیقت کو یوں ارشاد فرماتے ہیں ؎

رائچور میں چمن دین کا جس سے ہے سبز
اُس بہارِ ولایت پہ لاکھوں سلام

فیض و کرم سے آپ کے سب اہلِ دیں ہیں خوش
اہلسنن کے گھر کا اجالا سلام لو

تمہارے آنے سے شاہِ والا ہوئی ہیں انہارِ فیض جاری
عطا ہو لولو فیوض کے اب شہِ کرامت سلام لیجے

اپنے آقائے ولی نعمت حضور قطبِ رائچور مخدوم حضرت سید شاہ احمد شمس عالم حسینی قدس سرہٗ کے مقام ولایت وقطبیت کو ثابت کرتے ہوئے اپنے، اپنے اہل وعیال اور اپنے عقیدتمندوں کے دین و دنیا کی بھلائی اور دینی تصلب اور

استقامت علی الحق کا اس بارگاہِ قطبیت میں یوں استغاثہ پیش کرتے ہیں۔

ملت ناجیہ را شاہ ہدیٰ کن قوی از خدا سلام علیک

یعنی اے رشد و ہدایت پر مامور قطب رائچور، ملت ناجیہ (یعنی مسلک حق مسلک اہلسنت و جماعت) اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے تصرفات کے ذریعہ اس ملت ناجیہ کو قوی و غالب کیجیے۔

دامِ اضلال پارہ کن دہ پناہ سنیاں را شہا سلام علیک

یعنی گمراہی و بدمذہبی کے جال کو پارہ پارہ کر کے اہلسنت و جماعت کو اس میں پھنسنے سے بچائیے اور اہلسنت کو اپنی پناہ عنایت فرمائیے۔

اندریں دورِ ابتلا کن عطا استقامت مرا سلام علیک

یعنی اس آزمائش اور قربِ قیامت کے دور میں استقامت علی الحق کی نعمت سے سرفراز فرمائیے تاکہ جب قیامت کے قریب دنیا گمراہی سے بھر جائے تو حدیث شریف کی بشارت (قربِ قیامت میں لاکھوں بلاؤں اور کروروں دشمنوں کے درمیان اکیلے حق پر قائم رہنے والوں کے لئے جنت کی بشارت ہے) کے زُمرے میں میرا شمار ہو۔

پاک باشد ہمیشہ درگہِ تو از ضلالت شہا سلام علیک

یعنی اے قطب رائچور قدس سرہٗ آپ کا آستانہ ظاہری برائیوں اور باطنی برائیوں یعنی گمراہی و بدمذہبی سے پاک رہے یعنی آپ کے آستانے کے خدمت

گزار ہمیشہ ہمیشہ تا قیامت ہر قسم کی گمراہی و ضلالت اور بد مذہبی سے پاک رہیں۔
شہر رائچور کو ہر قسم کی بلایات اور آفات سے محفوظ رکھنے کے لئے بارگاہِ حضور قطب رائچور قدس سرہٗ میں یوں عرض کرتے ہیں ۔

شمس عالم شہِ الطاف و کرم ذی احتشام اے شہِ بالا مقام
آپ کی بارگہِ عالی میں ہم سب خدام لائے ہیں نذرِ سلام
قطبیت کا جو مقام آپ کا ہے رائچور رہے محفوظ حضور
آپ کی نظرِ کرم اِس پہ رہے صبح و شام قامعِ جورِ لئام

سلسلہ اشرفیہ کی اشاعت

یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ قطب الاقطاب حضرت سید شاہ جلال الدین المعروف بہ چندا حسینی قطب گوگی شریف قدس سرہ دکن کے وہ واحد بزرگ ہیں جو مخدوم کچھوچھہ محبوب یزدانی حضرت سید شاہ سلطان اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہٗ کے خلیفہ ہیں لہٰذہ قطب رائچور مخدوم حضرت سید شاہ احمد شمس عالم حسینی قدس سرہٗ صرف تین واسطوں سے خلیفۂ مخدومِ سمناں ہیں اور سجادگان آستانہ عالیہ شمسیہ رائچور جو تقریباً چھ صدیوں سے اشرفی ہیں، اِس سعادت کی وجہ سے دکن میں ایک ممتاز مقام رکھتے ہیں ہر سجادہ نشین نے سلسلۂ اشرفیہ میں بیعت وخلافت عطا کر کے اس سلسلے کی اشاعت فرمائی اور بالخصوص سجادہ نشین ۱۵ حضرت سید شاہ چندا حُسینی صوفی رحمتہ اللہ علیہ نے جس عقیدت و عشق کیساتھ سلسلۂ اشرفیہ کی دکن میں اشاعت کا کام کیا اسکی مثال نہیں ملتی۔ رائچور اور اطراف و اکناف میں آپ نے حضرت مخدوم سمناں سے عقیدت ہر ایک کے دل میں بٹھادی۔ خانوادۂ گوگی شریف میں آپ پہلے بزرگ ہیں جنہوں نے اپنے نام کے ساتھ انتہائی عقیدتمندی کے ساتھ "اشرفی" لکھا۔

سلسلۂ اشرفیہ کی عظمت وشان کے اظہار میں قطبِ رائچور قدس سرہٗ کی بارگاہ میں عرض کرتے ہیں ؎

اشرفیم نعرۂ یا اشرفِ سمناں زنم
دم زِحضرت شمس عالم قطبِ ایں گیہاں زنم

حضرت قطب رائچور قدس سرہٗ کی ذات بابرکات سے رائچور میں اشرفی فیوض وبرکات جاری ہونے کی حقیقت اس شعر سے ظاہر فرماتے ہیں:۔ ؎

اشرفی فیض جاری ہے ہر سو
رائچور میں شہا سلام علیک

حضرت قطب رائچور قدس سرہ کے صندل شریف پر عرض کیا ہے:۔

اشرفی فیض و برکات سے معمور ہے یہ
کیوں نہ بافیض ہو ہے رحمتِ داور صندل

زیارت مبارکہ کی گاگر پر یہ شعر موزوں فرمایا:۔

اجمیر کی بادہ ہے خم خانۂ اشرف میں
اور شمسی پیالے سے پیتے ہیں اُسے شیدا

بزرگانِ دین کی وہ تصانیف جن پر آپ نے حواشی تحریر کیں یا جن تصانیف پر شرح لکھی ان میں سے چند یہ ہیں

☆ کتاب	تصنیف
۱ فتوح الغیب	حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ
۲ خیر المجالس	ملفوظات حضرت نصیر الدین چراغ دہلوی رضی اللہ عنہ
۳ آداب المریدین	حضرت سیدنا خواجہ بندہ نواز رضی اللہ عنہ
۴ شرح فقہ اکبر	حضرت سیدنا خواجہ بندہ نواز رضی اللہ عنہ
۵ دیوانِ	حضرت نعمۃ اللہ کرمانی قدس سرہ
۶ لطائف اشرفی	حضرت سید شاہ سلطان اشرف جہانگیر سمنانی رضی اللہ عنہ
۷ پند نامہ عطار	حضرت فرید الدین عطار قدس سرہ
۸ حدیقۂ ندیہ شرح طریقہ محمدیہ	حضرت عبد الغنی نابلسی رحمتہ اللہ علیہ
۹ مکتوبات مجددی	حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ
۱۰ مدارج النبوۃ	حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ
۱۱ اشعۃ اللمعات	حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ
۱۲ مثنوی شریف دفتر اول	حضرت مولانا روم رحمتہ اللہ علیہ
۱۳ سبع سنابل	حضرت میر عبد الواحد بلگرامی رحمتہ اللہ علیہ
۱۴ مکتوبات	شاہ غلام علی دہلوی نقشبندی رحمتہ اللہ علیہ
۱۵ عروس عرفاں	حضرت محمود بحری رحمتہ اللہ علیہ گوگی شریف

۱۶ عین العلم	حضرت شاہ محمد بن عثمان رحمتہ اللہ علیہ
۱۷ ذخیرۃ الملوک	حضرت سید علی بن شہاب الدین ہمدانی رحمتہ اللہ علیہ
۱۸ البوارق المحمدیہ	حضرت فضل رسول بدایونی رحمتہ اللہ علیہ
۱۹ غایۃ التحقیق فی امامۃ العلی والصدیق	اعلیٰ حضرت رحمتہ اللہ علیہ
۲۰ فتاوی الحرمین برجفِ ندوۃِ المین	اعلیٰ حضرت رحمتہ اللہ علیہ
۲۱ تبشیرُ الوریٰ بحضورِ المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم	اعلیٰ حضرت رحمتہ اللہ علیہ
۲۲ سبل الاصفیاء فی حکم الذبح للاولیاء	اعلیٰ حضرت رحمتہ اللہ علیہ
۲۳ ایذان الاجر فی اذان القبر	اعلیٰ حضرت رحمتہ اللہ علیہ
۲۴ نزول آیات قرآن بسکون زمین و آسمان	اعلیٰ حضرت رحمتہ اللہ علیہ
۲۵ بدر الانوار فی آداب الآثار	اعلیٰ حضرت رحمتہ اللہ علیہ
۲۶ شفاء الوالہ فی صور الحبیب ومزارہ ونعالہ	اعلیٰ حضرت رحمتہ اللہ علیہ
۲۷ التحقیق المعلیٰ	اعلیٰ حضرت رحمتہ اللہ علیہ
۲۸ ھادیُ النّاس فی رسومِ الاعراس	اعلیٰ حضرت رحمتہ اللہ علیہ
۲۹ حسام الحرمین علیٰ منحر الکفر والمین	اعلیٰ حضرت رحمتہ اللہ علیہ
۳۰ اَشَدُّ الجہاد فی ابطالِ دعوی الاِجتہاد	اعلیٰ حضرت رحمتہ اللہ علیہ
۳۱ امداد الآفاق برجم اہل النفاق	اعلیٰ حضرت رحمتہ اللہ علیہ
۳۲ الدولۃ المکیۃ بالمادۃ الغیبیہ	اعلیٰ حضرت رحمتہ اللہ علیہ
۳۳ فتاویٰ افریقہ	اعلیٰ حضرت رحمتہ اللہ علیہ

سلسلۂ شمسیہ اشرفیہ چشتیہ کے

مریدین کے لئے شرعی اصول وضوابط

اپنے خاندانی سلسلہ شمسیہ میں سلسلۂ مریدی میں شامل کرنے کی یہ شرائط اور اصول وضوابط مقرر کیں ہیں۔

۱ مریدی دو قسم پر ہے ایک ارادتی بیعت اور دوسری تبرکی بیعت ہے۔ ارادتی بیعت اولیائے کرام جس کی مریدی کے اہل صرف زہاد کرام ہیں، اِس بیعت کے مرشد ولیٔ کامل پیران ایصال ہوتے ہیں۔ تبرکی بیعت عوام اہلسنت کے لئے ہے جسکی مریدی کے اہل ہر سنی صحیح العقیدہ مرد عورت جوان بوڑھے ہیں، اِس بیعت کے مرشد غیر اولیاء ہر وہ سنی صحیح العقیدہ پیر ہیں جو پیری کے چاروں شرائط کے جامع ہیں جنہیں پیر اتصال کہا جاتا ہے۔ اِس عقیدے پر رہ کر اپنی بیعت کو تبرکی سمجھیں اور اپنے پیر کو پیر اتصال، تبرکی بیعت کا مقصد بزرگان سلسلہ سے فیض پانا، نفس کا تزکیہ حاصل کرنا اور حشر میں صاحبِ شفاعت پیر کو پانا ہے۔

۲ صوم وصلوٰۃ کی پابندی کریں اگر صاحب زکوٰۃ ہوں تو زکوٰۃ ادا کریں۔

۳ کلمۂ طیبہ کا ورد کریں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ بے کس پناہ میں درود شریف پیش کرنے کو اپنی عادت بنائیں۔

۴ صاحب شفاعت پیر پانے کے علاوہ مریدی کا مقصد اخلاق نفسانیہ اور ظلم سے بچنا بھی ہے اس لئے اپنے تمام معاملات فقہ حنفی کی مستند کتب اپنے پیران سلسلہ کی تصانیف وارشادات اور اعلیٰ حضرت رحمتہ اللہ علیہ کی کتب سے طے کریں اور ان پر عمل کریں۔

۵ پیر کے آداب اور تعظیم کو ہر وقت ملحوظ رکھیں اور ہر جائز بات میں پیر کی اطاعت کریں۔ پیر کے آداب مختصراً یہ ہیں۔ پیر کے سامنے ہنسنا، اُن کے حضور برہنہ سر رہنا، اُن کی عدم موجودگی میں اُن کی جگہ بیٹھنا اور راستے میں اُن کے آگے چلنا منع ہے اُن کی اطاعت واجب اور ان کی اولاد کی تعظیم لازمی ہے۔

۶ اگر عورت مرید ہو تو اس پر واجب ہے کہ ہر جائز بات میں اپنے شوہر کی فرمانبرداری کرے، بے ستری کا لباس نہ پہنے اور اپنے پیر سے اگر وہ غیر محرم ہے تو پردہ کرے۔

۷ کوئی طعام یا شیرینی یا تلاوت قرآن پاک اور درود شریف سے پیران سلسلہ کی فاتحہ کرتا ہے اِس سے پیران سلسلہ کی برکتوں کا نزول ہوتا ہے۔ حضور قطب رائچور قدس سرہٗ کی مزار اقدس پر حاضری اور حضور قطب گوگی شریف قدس سرہٗ کی زیارت اور حتیٰ الامکان دیگر پیران سلسلہ اور دیگر اولیائے کرام کی زیارت کو اپنا معمول بنالے۔

وصال

حضرت سید شاہ چندا حسینی صوفی رحمتہ اللہ علیہ سجادہ نشین ۱۵ آستانہ عالیہ شمسیہ راۓچور نے ۱۳۵۲ھ ۱۴۰۲ھ تک مکمل ۵۰ سال سجادہ نشینی پر فائز رہ کر ۲۸، جمادی الثانی ۱۴۰۲ھ کو جمعہ کے دن صبح نو بجے وصال فرمایا۔ آستانہ عالیہ شمسیہ راۓچور میں مزار مبارک ہے۔

نوٹ : حضرت سید شاہ چندا حسینی صوفی رحمتہ اللہ علیہ سجادہ نشین ۱۵ آستانہ عالیہ شمسیہ راۓچور کے وصال فرما جانے کے بعد کے سجادہ نشینی کے حالات اگلی اشاعت میں پیش کیئے جائینگے۔

کلام در شانِ حضرت سید شاہ چندا حسینی صوفی اشرفی رحمۃ اللہ علیہ
سجادہ نشین ۱۵ بارگاہِ حضور قطبِ رائچور قدس سرہٗ

سیدی چندا حسینی اشرفی	سنیاں را مقتدائے علم و دیں
حامیٔ حق فاضل دین متیں	از فضیلت صاحب تاج و نگیں
مقتدائے مومنیں عالی تبار	ذات والا یادگار صالحیں
رحمتِ حق بود ذاتش در جہاں	آمدہ آں پیشوائے مومنیں
قاطع اعناقِ اہلِ ارتداد	رافع اعلامِ نصرت بر زمیں
خائف و لرزاں شدند از ذاتِ او	دشمنانِ دین جملہ ملحدیں
در جہاں شد ایں صدائے پیہمی	قبلۂ اہلِ بصیرت در زمیں
فاتح دیں از شکستِ سرکشاں	نیّرِ بزمِ تصلب بالیقیں
ماند محروم از وصالش مومنیں	موتِ عالِم موتِ عالَم شد یقیں
روئے زیبا از جہاں پوشیدہ شد	قلبِ اہلِ حق شدہ زار و حزیں



منقبت
سید چندا شاہ حسینی
علیہ الرحمہ
فیوضِ شمسِ عالم ہیں رواں شیخ المشائخ سے
دکن ہے مسلکِ حق کا نشاں شیخ المشائخ سے
بنایا شہر کو گلشن، اُنہی سے ہی بہار آئی
مہکتا ہے یہ اب بھی گلستاں شیخ المشائخ سے
بچایا زُمرۂ حق کو دکن میں اہلِ باطل سے
بنا ہے یہ علاقہ ضوفشاں شیخ المشائخ سے
وہ سجادہ نشینِ بارگاہِ شمسِ عالم تھے
لرز جاتے تھے ہر اک حکمراں شیخ المشائخ سے
تمہارے زہد و تقویٰ کا ہمیں ثانی نہیں ملتا
علی الاعلان کہتا ہے زماں شیخ المشائخ سے
بیاں کرتا ہوں عظمت قطبِ رائچور کی میں بھی
ملا ایسا قلم ایسی زباں شیخ المشائخ سے
دکن میں آج بھی شہرہ ہے مسلک کا اُنہی سے ہی
منور علم و عرفاں ہے یہاں شیخ المشائخ سے
ترا اُسوہ ترا خامہ نصابِ اہلِ ایماں ہے
یہی تو کہہ رہا اب بھی زماں شیخ المشائخ سے
ملی ہے راہِ حق اُن سے،، یہی تو میرا ایقاں ہے
تمیم اشرفی ہے کامراں شیخ المشائخ سے
از قلم- سید تمیم اشرف حسینی اشرفی
نبیرۂ سرکار شیخ المشائخ رحمتہ اللہ علیہ، و بانی شمسیہ نیٹورک رائچور
Syed Tameem Ashraf Hussaini
Visit Our Official Website
ShamsiyaNetwork.com
ShamsiyaNetwork